اسلامی کریڈٹ کارڈ کے تورق ماڈل کا فقہی جائزہ

Tawarruq Model of Islamic Credit Card: A Jurisprudential Analysis

شاد محمد*/ڈاکٹر محمد عاطف اسلم راؤ**

Abstract:
Islamic finance has gained prominence in the global finance landscape as an alternative to conventional banking systems. The emergence of Islamic finance has led to the development of financial products designed to adhere to sharī'ah principles and one such product is the Islamic credit card. Recently few Islamic banks especially in Malaysia produced Islamic credit card based on *Tawarruq* model the same has adopted by Faysal Islamic bank in Pakistan. The paper presents a jurisprudential analysis of Islamic credit cards, aiming to provide a comprehensive understanding of their legal and ethical foundations. This study discusses the fundamental concepts of Islamic credit cards, including the prohibition of conventional credit cards and introduction of *Tawarruq* and it's models for credit crads. It investigates the two basic models of *Tawarruq* used by Islamic credit cards providers to ensure compliance with sharī'ah. This analysis seeks to contribute in the field of Islamic finance by providing a history of credit cards, operational aspects and regularity implications. In conclusion, this study aims to promote a deeper understanding of their role in facilitating financial transactions in accordance with sharī'ah compliance, ultimately serving as a valuable resource for scholars and policymakers in the field of Islamic finance.

Keywords: Islamic finance, tawarruq, Islamic credit card, Islamic banking, alternative to conventional banking

اسلامی کریڈٹ کارڈ فائنانشل انڈسٹری میں ایک نئی پروڈکٹ ہے، جسے پہلی بار 2001ء میں "التسلیف" (Al-Taslif) کے نام سے اے ایم بینک (AmBank) ملائیشیا نے جاری کیا۔ اس کے بعد بینک اے بی سی (Bank ABC) بحرین نے البراق (al-Buraq) کے نام سے بھی کریڈٹ کارڈ کا اجراء کیا۔ اسلامی کریڈٹ کارڈ بیع عینہ کی بنیاد پر جاری کیے گئے تھے، تاہم سن 2008ء میں (Bank Rakyat) نے تورق ماڈل پر جب کہ ای او این سی اے پی اسلامک بینک (EONCAP) اور ایچ ایس بی سی امانہ (HSBC Amanah) نے اجرہ ماڈل پر اسلامی کریڈٹ کارڈ جاری کیے۔ اس کے بعد سعودیہ، قطر، کویت، انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور پاکستان وغیرہ میں بھی اسلامی کریڈٹ کارڈ کا اجراء شروع ہو گیا۔[1]

---

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی، کراچی
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی، کراچی

تورق کے موضوع پر کئی معاصر محققین نے تفصیل سے لکھا ہے، تاہم تورق ماڈل پر کریڈٹ کارڈ کے اجراء پر مستقل تحقیق یا مقالہ تاحال ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ عربی اور انگریزی میں کچھ محققین نے اس موضوع پر لکھا ہے، مثلا:

1- ریاض بن راشد آل رشود نے کتاب ''التورق المصرفي'' میں کریڈٹ کارڈ میں تورق کے استعمال پر مختصر الکھا ہے۔

2-''المعايير الشرعية'' کے معیار نمبر: 61(بطاقات الدفع) میں اس موضوع کا مختصر تعارف اور شرعی حکم بیان کیا ہے۔

3- خالد بن ابراہیم الدعیجی نے اپنے ایک مقالہ ''المخالفات الشرعية في بطاقتي الخير والتيسير الائتمانية'' میں بھی اس موضوع پر تحقیق کی ہے، لیکن وہ اس موضوع کے صرف ایک جانب پر مشتمل ہے، جس میں کریڈٹ کارڈ کے اجراء کے بعد تورق کا عمل کیا جاتا ہے۔ اس کی مزید تفصیل مقالہ میں آئے گی۔

4- محمد عبدالجلیل (Islamic Credit Cards: Structures and Issues with Special Focus on Khidmah Card of IBBL) میں اسلامی کریڈٹ کارڈ کے دیگر ماڈلز کے علاوہ تورق ماڈل پر بھی بحث کی ہے۔ یہ آرٹیکل (Journal of Islamic Economics, Banking amd Finance,Vol,13, No,2, April-June 2017) میں شائع ہوا۔

5- ازمان محمد نور اور رفیدہ ازلی کا مشترکہ آرٹیکل (A Review of Islamic Credit Card Using BAY'AL-'INAH and TAWARRUQ instrument as adopted by some Malaysian Financial Institution) بھی اسی موضوع پر ہے، جو (Internatinal Journal of Monetary, Economics and Finance, 2009, Vol, 2, Issue 3/4,) میں شائع ہوا۔

کریڈٹ کارڈ کے تورق ماڈل پر عربی اور انگریزی میں جن کاموں کا ماقبل ذکر کیا گیا ہے، وہ تورق ماڈل کی پہلی صورت (تورق لاحق) کے متعلق ہیں، ان میں دوسرے ماڈل (تورق مقدم) کی تفصیلات مذکور نہیں ہیں، لہذا ہم اس مقالے میں دونوں صورتوں کا بالتفصیل ذکر کریں گے نیز شرعی مفاسد اور ان کا ممکنہ حل بھی پیش کریں گے۔

تورق کا تعارف

تورق کی اصطلاح صرف فقہاء حنابلہ کی کتب میں ملتی ہے، دیگر فقہاء کی کتب میں تورق کی صورت کو بیع عینہ ہی کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔[(2)]

اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کوئی چیز ادھار خرید لے اور پھر (پہلے فروخت کنندہ کے علاوہ) کسی تیسرے شخص کو کم قیمت پر نقد فروخت کردے، تاکہ اس نقد رقم کو اپنی کسی ضرورت میں استعمال کرلے۔

شیخ وہبہ زحیلی اس کی تعریف یوں کرتے ہیں:

''هو أن يشتري الشخص السلعة إلى أجل، ثم يبيعها لغير بائعها الأول نقداً في الحال، ويأخذ ثمنها، بقصد الحصول على الدراهم''[(3)]

(تورق یہ ہے کہ دراہم حاصل کرنے کے مقصد سے کوئی شخص ادھار سامان خرید لے اور اسے سابقہ بائع کے علاوہ کسی اور پر نقد بیچ کر قیمت وصول کر لے۔)

جہاں تک بیع عینہ کا تعلق ہے تو اس کا مفہوم اس سے کچھ مختلف ہے۔ عینہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کوئی چیز ادھار خرید کر، اسی کو دوبارہ کم قیمت پر نقد بیچ دے۔ اس کو "شراء ما باع باقل مما باع" سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔(4)

بیع عینہ اور تورق میں بنیادی فرق یہ ہے کہ تورق میں بیچی ہوئی چیز واپس پہلے فروخت کنندہ نہیں خریدتا، بلکہ کوئی تیسرا شخص خریدتا ہے، جبکہ بیع عینہ میں بیچی ہوئی چیز واپس پہلا فروخت کنندہ ہی خرید لیتا ہے۔

معاییر شرعیہ میں لکھا ہے:

"التورق: شراء سلعة بثمن آجل مساومة أو مرابحة ثم بيعها إلى غير من اشتريت منه للحصول على النقد بثمن حال، أما العينة فهي شراء سلعة بثمن آجل وبيعها إلى من اشتريت منه بثمن حال أقل"(5)

(تورق یہ ہے کہ نقد رقم حاصل کرنے کے ارادہ سے کسی چیز کو مساومہ یا مرابحہ کی بنیاد پر ادھار خرید کر فروخت کنندہ کے علاوہ کسی اور کو نقد فروخت کیا جائے، جبکہ بیع عینہ یہ ہے کہ کسی چیز کو ادھار خرید کر فروخت کنندہ ہی کو کم قیمت پر نقد فروخت کیا جائے۔)

بیع عینہ کو فقہاء شافعیہ کے علاوہ دیگر فقہاء نے ممنوع قرار دیا ہے، لیکن تورق کی صورت جمہور علماء کے ہاں جائز ہے، خواہ اسے کوئی بھی نام دیا جائے،(6) تاہم امام محمد سے منقول ہے کہ انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ جس صورت میں چیز واپس بائع اول کے پاس آتی ہے وہ مکروہ ہے، اور جس صورت میں چیز کسی تیسرے شخص کی طرف منتقل ہو جاتی ہے، وہ مکروہ نہیں ہے، تاہم اگر کوئی شخص نقد رقم کا محتاج ہو اور اس مجبوری میں یہ معاملہ کر رہا ہو تو پھر یہ صورت خلافِ اولیٰ ہے۔(7) شیخ ابن تیمیہ اور شیخ ابن قیم کی رائے میں تورق کی صورت ناجائز ہے۔(8)

کریڈٹ کارڈ کا تعارف

آج کل بینکوں سے مختلف قسم کے کارڈز جاری ہوتے ہیں، تاہم متعلقہ بحث صرف کریڈٹ کارڈ کے بارے میں ہے اور اگلی تفصیلات بھی اسی قسم کے حوالے سے ہیں، اس لیے یہاں صرف اسی کا مختصر تعارف اور شرعی حکم بیان کیا جائے گا۔

کریڈٹ کارڈ کسی بینک یا مالیاتی ادارے کی طرف سے اپنے کلائنٹ کے لیے جاری کردہ ایسا کارڈ ہے جس کے ذریعے کلائنٹ نقد رقم حاصل کر سکتا ہے، کوئی چیز یا خدمات (services) خرید سکتا ہے۔ اس قسم کے کارڈز میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ کلائنٹ کے اکاؤنٹ میں رقم موجود ہو، لہٰذا اگر کلائنٹ کے اکاؤنٹ میں رقم نہیں ہے یا اس کے اکاؤنٹ میں رقم موجود تھی، لیکن کارڈ کے استعمال سے وہ رقم ختم ہو گئی تو بینک اس کی طرف سے ادائیگی کرتا ہے اور پھر ایک متعینہ مدت کے بعد کلائنٹ سے وہ رقم سود سمیت وصول کرتا ہے۔

آکسفورڈ کی ڈکشنری آف فائنانس اینڈ بینکنگ میں کریڈٹ کارڈ کی تعریف یوں ہے:

> "Credit card: A plastic card issued by a bank or finance organization to enable holders to obtain credit in shops, hotels, restaurants, petrol stations, etc. The retailer or trader receives monthly payments from the credit-card company equal to its total sales in the month by means of that credit card, less a service charge. Customers also receive monthly statements from the credit-card company, which may be paid in full within a certain number of days with no interest charged, or they may make a specified minimum payment and pay interest on the outstanding balance. Credit cards may be used to obtain cash either at a bank or its ATMs."(9)

یہ ایک پلاسٹک کارڈ ہے جو بینک یا مالیاتی ادارے کی طرف سے اس لیے جاری کیا جاتا ہے تاکہ حاملِ کارڈ کو دکانوں، ہوٹلوں، ریستورانوں، پٹرول اسٹیشنوں وغیرہ میں کریڈٹ حاصل کرنے کے قابل بنائے۔ ریٹیلر یا تاجر کریڈٹ کارڈ کمپنی سے ماہانہ ادائیگی وصول کرتا ہے جو سروس چارجز کے علاوہ اس مہینے میں اس کی کل فروخت کے برابر ہوتی ہے۔

صارفین کو بھی کریڈٹ کارڈ کمپنی سے ماہانہ سٹیٹمنٹس موصول ہوتے ہیں، جن کی مکمل ادائیگی کچھ دنوں کے اندر بغیر کسی سود کے کی جاسکتی ہے، یا وہ کم از کم مقدار کی کچھ ادائیگی کر لیں اور بقایا بیلنس پر سود ادا کر سکتے ہیں۔ کریڈٹ کارڈز کو بینک یا اس کے اے ٹی ایم میں نقد رقم حاصل کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

المعاییر الشرعیۃ میں اس کارڈ کی تین خصوصیات بیان کی گئی ہیں:

1- یہ کارڈ ایک متعین مدت تک ادھار کی سہولت دیتا ہے اور اس ادھار کی مدت میں تجدید بھی کی جاتی ہے۔
2- حاملِ کارڈ اس منظور شدہ ادھار کی مدت میں کارڈ کے ذریعے اشیاء اور خدمات کی قیمت کی ادائیگی کر سکتا ہے اور نقد رقم بھی نکال سکتا ہے۔
3- کریڈٹ کارڈ کے ذریعے اشیاء یا خدمات کی خریداری کی صورت میں حاملِ کارڈ کو ایک مدت کی مہلت دی جاتی ہے، جس کے اندر ادائیگی کی صورت میں کوئی سود لاگو نہیں ہوتا اور حاملِ کارڈ کو سود کے بدلے مزید مہلت بھی دی جاتی ہے۔ لیکن نقد رقم نکلوانے کی صورت میں حاملِ کارڈ کو سود سے بچنے کی کوئی مہلت نہیں دی جاتی۔(10)

کریڈٹ کارڈ کی فقہی حیثیت حوالہ ہو، وکالہ ہو، کفالہ ہو یا کوئی اور، اس کے شرعی حکم پر تقریباً معاصر علماء متفق ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے، جس کی دو وجوہات ہیں:

1- سودی معاہدہ: پہلی وجہ تو یہ ہے کہ ادارے اور حاملِ کارڈ کے درمیان ابتداء سے ہی سودی معاہدہ ہوتا ہے، جس میں دونوں طرف سے باہمی رضامندی ہوتی ہے کہ اگر حاملِ کارڈ نے مقررہ مدت میں ادائیگی نہیں کی تو وہ ادارے کو سود سمیت اس کی رقم واپس کرے گا اور جس طرح سود کا لین دین حرام ہے، اسی طرح اس کا معاہدہ کرنا بھی حرام ہے۔
2- سود کا لین دین: ادارہ جب حاملِ کارڈ کی طرف سے ادائیگی کرتا ہے تو اس کے بعد اگر حاملِ کارڈ مقررہ وقت میں ادائیگی نہیں کرتا تو ادارہ اس پر اضافی رقم وصول کرتا ہے اور یہی سود ہے۔ زمانہ جاہلیت میں سود کی یہی قسم رائج تھی اور قرآن میں

اس کو واضح طور پر منع کیا گیا ہے، جس کے لیے "أتقضي أم تربي؟" کی تعبیر اور "ربا الجاہلیة" کا نام استعمال ہوتا ہے۔(11)

اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ نے ایک قرارداد میں لکھا ہے:

"أولا: لا يجوز إصدار بطاقة الائتمان غير المغطاة ولا التعامل بها إذا كانت مشروطة بزيادة فائدة ربوية، حتى ولو كان طالب البطاقة عازما على السداد ضمن فترة السماح المجاني.
ثانيا: يجوز إصدار البطاقة غير المغطاة إذا لم تتضمن شرط زيادة ربوية على أصل الدين"(12)

(اول: اگر سودی اضافہ کی شرط ہے تو بغیر بیلنس کریڈٹ کارڈ جاری کرنا یا اس کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے، خواہ طالبِ کارڈ مفت رعایتی مدت کے اندر ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔
دوسرا: اگر اصل قرض سے زیادہ سود کی شرط شامل نہ ہو تو بغیر بیلنس کے کریڈٹ کارڈ کا اجراء جائز ہے۔)

کریڈٹ کارڈ کا تورق ماڈل

کریڈٹ کارڈ کا اجراء چونکہ ناجائز ہے، اس لیے اسلامی بینک قرض پر مبنی ایسا کریڈٹ کارڈ جاری نہیں کر سکتے۔ اسلامی بینکوں کو ایسے کریڈٹ کارڈ کے اجراء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے، جس کے ذریعے مندرجہ ذیل مقاصد کو حاصل کیا جا سکے:

1- حاملِ کارڈ کو کچھ لمٹ دی جا سکے اور اسے قرض کی سہولت بھی حاصل ہو۔
2- بینک کی طرف سے حاملِ کارڈ کو فراہم کردہ قرض پر سود وصول نہ کیا جائے، کیونکہ یہ سود ہے۔
3- اگر حاملِ کارڈ اپنی لمٹ سے زیادہ کارڈ استعمال کرے تو وقت پر ادائیگی کرے اور اگر وقت کے اندر ادائیگی نہ کر سکے تو تاخیر پر اس سے کچھ اضافی رقم لی جا سکے، لیکن یہ اضافی رقم قرض کی دیر سے ادائیگی کے بدلے نہ ہو، تاکہ یہ سود کے زمرے میں نہ آئے، بلکہ اس کا کوئی اور جائز متبادل ہو۔

گزشتہ دو دہائیوں سے اس مسئلہ پر غور ہو رہا ہے کہ کیا کنونشنل کریڈٹ کارڈ کا کوئی جائز اور اسلامی متبادل ہے یا نہیں؟ اس پر مختلف اہلِ علم نے غور کیا اور بعض شرعی عقود کی بنیاد پر کریڈٹ کارڈ کے اجراء کی اجازت دی۔ ان میں ایک مشہور ماڈل "تورق ماڈل" ہے۔ تورق ماڈل پر کریڈٹ کارڈ کا اجراء دو طریقوں سے کیا گیا ہے:

پہلا طریقہ: تورق لاحق (اجراء+تورق)

اسلامی کریڈٹ کارڈ کے تورق ماڈل کی پہلی صورت یہ ہے کہ پہلے ادارہ کریڈٹ کارڈ جاری کرتا ہے اور کارڈ کے استعمال کے بعد جب حاملِ کارڈ وقت کے اندر رقم کی ادائیگی نہیں کر پاتا تو اس وقت تورق کا معاملہ کر کے حاملِ کارڈ کے ذمہ لازم دین/قرض کو ایڈجسٹ کر لیا جاتا ہے۔

اس ماڈل کو سعودی نیشنل بینک نے اختیار کر کے ''الاہلی اسلامک کریڈٹ کارڈ'' (Al Ahli Islamic Credit Card) کا نام دیا تھا اور دیگر کچھ بینکوں نے اسی طریقہ کو ''بطاقة الخير'' کے نام سے جاری کیا ہے۔ سعودی نیشنل بینک نے ''الاہلی کارڈ'' کا جو طریقہ اور تفصیلات نشر کی ہیں، ان کے مطابق اس کارڈ کا مکمل طریقہ کار یوں ہے:

1- پہلے کارڈ کا اجراء ہوتا ہے، پھر حاملِ کارڈ اس کو استعمال کرتا ہے اور مہینہ کے آخر میں حاملِ کارڈ کو بقایا جات کا نوٹس (کشف الحساب) بھیج دیا جاتا ہے، جس کی ادائیگی حاملِ کارڈ پر لازم ہوتی ہے۔

2- ایک خاص مدت تک ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں تورق کو عمل میں لایا جاتا ہے، جس کو ''تیسیر الاہلی'' کہا جاتا ہے۔

3- تورق کا طریقہ یہ ہے کہ ادارہ اپنی کوئی مملوکہ چیز (جو عموماً دھات کی شکل میں ہوتی ہے اور عالمی تجارتی منڈی میں اس کا لین دین ہوتا رہتا ہے، بینک کسی بروکر سے خرید کر مرابحہ کے طور پر) حاملِ کارڈ کو ادھار زیادہ قیمت پر بیچ دیتا ہے اور پھر حاملِ کارڈ سے وکالت نامہ پر دستخط لے کر اس کی طرف سے وکیل بن کر وہی چیز کسی اور کو نقد کم قیمت پر بیچ دیتا ہے۔

4- ادارہ اس چیز کو بیچ کر اس کی قیمت (جو دراصل حاملِ کارڈ کی ہے) کو حاملِ کارڈ کے اکاؤنٹ میں ڈال دیتا ہے اور اسی سے اپنا دین/قرض (کارڈ کی بقایا جات) وصول کرتا ہے نیز ادارہ نے تورق کے عمل میں اپنی جو چیز حاملِ کارڈ کو ادھار بیچی تھی، وہ قیمت حاملِ کارڈ کے ذمہ واجب الادا رہتی ہے، جس کی ادائیگی کے لیے مستقبل کی کوئی تاریخ طے ہو چکی ہوتی ہے۔

ان مراحل کو ایک مثال سے سمجھا جا سکتا ہے۔ مثلاً زید نے ایک بینک سے تورق کریڈٹ کارڈ لے لیا، اسے ایک ماہ تک تقریباً دس ہزار روپے میں استعمال کر لیا اور بینک نے اس کی طرف سے دس ہزار روپے ادا کر لیے۔ مہینہ کے آخر میں بینک نے زید کو نوٹس بھیج کر ادائیگی کے لیے پانچ دن کا وقت دے دیا، لیکن زید ان دنوں میں ادائیگی نہ کر سکا۔ اس کے بعد بینک نے کہیں سے کوئی چیز (مثلاً تانبا) دس ہزار میں خرید کر زید کو ایک ماہ کی ادھار قیمت پر بارہ ہزار میں بیچا اور پھر اس کا وکیل بن کر وہی تانبا مارکیٹ میں دس ہزار نقد پر بیچ دیا۔ بینک نے یہ دس ہزار روپے لے کر زید کے اکاؤنٹ میں ڈال دیے اور اسی رقم کو کارڈ کے بقایا جات کے طور پر زید کے اکاؤنٹ سے کاٹ لیا۔ اس سے ایک طرف تو زید کے ذمہ سے کارڈ کے بقایا جات ادا ہو گئے، لیکن تورق کی وجہ سے زید پر بینک کی طرف سے بارہ ہزار روپے لازم ہو گئے، جن کی ادائیگی ایک ماہ بعد ہو گی۔ (13)

خلاصہ یہ ہے کہ اس صورت میں حاملِ کارڈ پر لازم شدہ دین کی ادائیگی کے لیے تورق پر عمل کر کے اس پر اس سے بھی زیادہ دین لازم کر لیا جاتا ہے۔ اس صورت کو مندرجہ ذیل نقشہ سے سمجھا جا سکتا ہے:

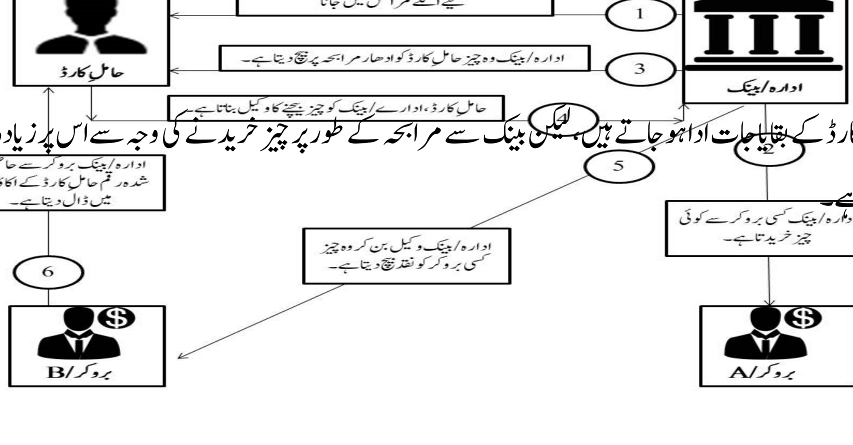

نتیجہ: حاملِ کارڈ کے بقایا جات ادا ہو جاتے ہیں، لیکن بینک سے مرابحہ کے طور پر چیز خریدنے کی وجہ سے اس پر زیادہ بڑا قرض لازم ہو جاتا ہے۔

مذکورہ صورت کا شرعی حکم معلوم کرنے کے لیے دو نکات پر الگ الگ گفتگو کی ضرورت ہے:

1- مدیون شخص کو ادھار چیز بیچنا

2- مذکورہ صورت کی شرعی حیثیت

1۔ مدیون شخص کو ادھار چیز بیچنا

جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ دائن (قرض خواہ) اپنے مدیون (مقروض) کو اپنی کوئی چیز ادھار زیادہ قیمت پر بیچ سکتا ہے یا نہیں؟ اس حوالے سے اہلِ علم سے دو آراء منقول ہیں:

1- فقہاء حنفیہ کے ہاں یہ جائز ہے کہ دائن اپنے مدیون کو اپنی کوئی چیز ادھار زیادہ قیمت پر بیچ دے۔ اس کے بعد مدیون کی مرضی ہے کہ چاہے تو اس چیز کو نقد بیچ کر رقم حاصل کرے یا اسی چیز کو استعمال کرے، کیونکہ یہ ایک الگ معاملہ ہے، یہ سابقہ دین سے مشروط نہیں ہے اور دو آدمیوں میں دین (قرض) کے تعلق کی وجہ سے ان کے درمیان اس طرح کا معاملہ ناجائز نہیں ہو سکتا۔(14)

2- امام مالک سے منقول ہے کہ یہ صورت جائز نہیں ہے اور دائن اپنی کوئی چیز مدیون کو ادھار زیادہ قیمت پر نہیں بیچ سکتا، کیونکہ اس صورت کو سود (ربا الجاہلیہ) کے لیے بطورِ حیلہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ربا الجاہلیہ میں دائن (قرض خواہ) اپنے مدیون (مقروض) کو دین کی ادائیگی کے لیے مزید مہلت دیتا ہے اور اس پر دین (قرض) میں اضافہ کرتا ہے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ مدیون وقت پر دین ادا نہیں کر سکتا تو دائن اس کو اپنی کوئی چیز ادھار زیادہ قیمت پر بیچ دیتا ہے، جس کو نقد بیچ کر مدیون اپنا سابقہ دین ادا کر دیتا ہے، لیکن ادھار چیز خریدنے کی وجہ سے اس پر دائن کی طرف سے زیادہ دین لازم ہو جاتا ہے اور ادائیگی کے لیے مزید کچھ مہلت بھی مل جاتی ہے۔(15)

دونوں آراء اور ان کی علت کو سامنے رکھنے سے راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر دائن اور مدیون کے درمیان اس قسم کا معاملہ ہو جائے اور اس کا اصل مقصد سابقہ دین کی ادائیگی اور نئے زیادہ دین کو لازم کرنا نہ ہو تو حنفیہ کی رائے کے مطابق اس معاملہ کے عدمِ جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے، لیکن اگر اس طرح کے معاملہ کا اصل مقصد ہی یہی ہو کہ مدیون اپنا پرانا دین ادا کر لے اور اس کے ذمہ دائن کا نیا زیادہ دین لازم ہو جائے تو پھر یہ صورت جائز نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ یہ ربا کا حیلہ ہے۔

2-مذکورہ صورت کی شرعی حیثیت

تورق کی مذکورہ صورت کی بنیاد پر کریڈٹ کارڈ کا اجراء اکثر اہلِ علم کے ہاں جائز نہیں ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس صورت کے ناجائز ہونے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

1- پہلی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں ایک کم مقدار کے دین کو دوسرے زیادہ مقدار کے دین میں تبدیل کیا جاتا ہے اور مدیون شخص کو مزید کچھ مہلت اور وقت مل جاتا ہے جس میں وہ دوسرے دین کی ادائیگی کر سکتا ہے۔ اسی کو فقہاء مالکیہ نے ناجائز لکھا ہے۔ اس کو بعض اہلِ علم نے ''قلب الدین'' کا نام دیا ہے۔[16]

اس صورت کو فقہاء حنفیہ کی رائے کے مطابق بھی جائز کہنا مشکل ہے، کیونکہ اس صورت میں مدیون (حاملِ کارڈ) کو ادھار چیز بیچنا یا اس کے ساتھ تورق کرنے کی باقاعدہ شروع سے ہی شرط رکھی جاتی ہے، اس لیے یہ معاملہ اور تورق مشروط ہے، لہذا یہ عمل (قلب الدین) درحقیقت رباہی کی ایک شکل ہے، جس کو حیلہ کے ذریعے اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

2- غیر حقیقی معاملہ: تورق کی مذکورہ صورت میں دوسری خرابی یہ بھی ہے کہ جب حاملِ کارڈ اور بینک کے درمیان تورق کا معاملہ ہوتا ہے تو یہ معاملہ غیر حقیقی ہوتا ہے، کیونکہ نہ تو حاملِ کارڈ کو اس چیز کی ضرورت ہوتی ہے، جسے وہ بینک سے خرید رہا ہے، نہ اس کو خریدنے نہ خریدنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ عموماً حاملِ کارڈ کو اس کاروائی کا مکمل علم بھی نہیں ہوتا، وہ صرف کاغذات پر دستخط کر لیتا ہے اور باقی کاروائی بینک خود یک طرفہ طور پر مکمل کر لیتا ہے اور کاغذی کاروائی کے علاوہ حقیقی معنوں میں بیع، رضامندی اور قبضہ وغیرہ کی شرائط پر عمل نہیں کیا جاتا۔ ایوفی نے بھی اپنے حالیہ ایک معیار میں تورقِ لاحق کی اس صورت کو ممنوع لکھا ہے۔[17]

دوسرا طریقہ: تورق مقدم (تورق+اجراء)

تورق ماڈل کی بنیاد پر اسلامی کریڈٹ کارڈ کے اجراء کی دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے تورق کا معاملہ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد کارڈ کا اجراء ہوتا ہے۔ اس صورت میں وعدہ، مرابحہ یا مساومہ، وکالہ اور تورق جیسے عقود وجود میں آتے ہیں۔ اس صورت کو مندرجہ ذیل ترتیب وار نکات سے سمجھا جا سکتا ہے:

1- کارڈ کے اجراء کی درخواست: سب سے پہلے حاملِ کارڈ بینک سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اس کے لیے کریڈٹ کارڈ جاری کیا جائے۔

2- وعدہ: بینک اس درخواست کو قبول کر کے اپنے کسٹمر کے ساتھ یہ وعدہ کرتا ہے کہ بینک کہیں سے کوئی چیز خرید کر حاملِ کارڈ کو ادھار بیچے گا اور پھر حاملِ کارڈ کا وکیل بن کر وہی چیز کم قیمت میں کسی اور کو نقد قیمت پر بیچے گا اور کسٹمر اس وعدہ کو قبول کرتا ہے۔

3- بیع+وکالہ+تورق: بینک کسی بروکر سے کوئی چیز خرید کر نفع کے ساتھ (مرابحہ یا مساومہ کے مطابق) حاملِ کارڈ کو ادھار

بیچ دیتا ہے اور پھر اس کا وکیل بن کر وہی چیز کسی اور کو نقد کم قیمت میں بیچ دیتا ہے۔ یہی در حقیقت تورق کا معاملہ ہے جس میں حاملِ کارڈ، بینک سے ادھار چیز خریدتا ہے اور پھر بینک کے توسط سے وہی چیز نقد کم قیمت میں کسی تیسرے فرد کو بیچ دیتا ہے۔

4- قیمت کا حساب: نمبر 3 میں تورق کے معاملہ سے دو قسم کی قیمتیں سامنے آتی ہیں:

الف- بینک کا حاملِ کارڈ کو ادھار چیز بیچنے کی قیمت۔ یہ کسٹمر کے ذمہ بینک کا دین ہوتا ہے، جس کا مطالبہ بینک کر سکتا ہے۔

ب- حاملِ کارڈ کی چیز کسی اور کو نقد بیچ کر حاصل شدہ قیمت۔ بینک اس قیمت کو لے کر حاملِ کارڈ کے اکاؤنٹ میں ڈال دیتا ہے۔ یہی حاملِ کارڈ کی کارڈ لمٹ (Card Limit) ہوتی ہے۔

5- کارڈ کا اجراء اور آفر: حاملِ کارڈ کے لیے بینک کارڈ جاری کرتا ہے، جس کے استعمال کی لمٹ اس رقم تک محدود ہوتی ہے جو حاملِ کارڈ کے اکاؤنٹ میں رکھی گئی ہے۔ اس کے ساتھ بینک اس کو یہ آفر کرتا ہے کہ اگر وہ کارڈ استعمال کرتے ہوئے مہینہ کے آخر تک اپنے اس بیلنس کو برقرار رکھتا ہے، جو پہلے سے اس کے اکاؤنٹ میں ہے تو بینک اس سے اپنے سابقہ دین/قرض (جو کسٹمر کو ادھار چیز بیچنے کی وجہ سے وجود میں آیا تھا) کا فی الحال مطالبہ نہیں کرے گا، لیکن اگر حاملِ کارڈ نے کارڈ استعمال کرتے ہوئے مہینہ کے آخر تک اپنا بیلنس برقرار نہ رکھا تو پھر بینک اس سے اپنے اسی سابقہ دین/قرض کے کچھ حصہ کا مطالبہ بھی کرے گا اور باقی دین/قرض اس کے ذمہ باقی رہے گا۔

کریڈٹ کارڈ کے لیے اس طریقہ کو ملائیشیا کے بینک رکیت (Bank Rakyat) نے اختیار کیا ہے۔[(18)]

اس کو ایک مثال سے سمجھا جا سکتا ہے۔ مثلاً زید کو کریڈٹ کارڈ چاہیے اور وہ بینک سے اس کی درخواست کرتا ہے۔ بینک اس کے ساتھ وعدہ کر کے جتنی زید کو لمٹ چاہیے (مثلاً ایک لاکھ)، اتنی قیمت کی چیز کہیں سے خرید کر زید کو ایک لاکھ دس ہزار پر ادھار بیچ دیتا ہے اور پھر بینک، زید کا وکیل بن کر وہی چیز کسی کو نقد ایک لاکھ میں بیچ دیتا ہے اور اس ایک لاکھ روپے کو زید کے اکاؤنٹ میں ڈال کر اس کے لیے کارڈ جاری کر دیتا ہے۔ زید اس کارڈ کو استعمال کرے گا اور اگر مہینہ کے آخر تک زید نے اپنے اکاؤنٹ کا بیلنس (یعنی ایک لاکھ روپے) برابر کر لیے تو بینک اس سے اپنے ایک لاکھ دس ہزار میں سے کسی بھی قسم کا مطالبہ فی الحال نہیں کرے گا، لیکن اگر زید نے اپنا بیلنس برقرار نہ رکھا تو بینک اس سے اپنے ایک لاکھ دس ہزار میں سے کچھ رقم، مثلاً ایک یا دو ہزار روپے کا یا مکمل رقم کا مطالبہ کرے گا۔ اس صورت کو مندرجہ ذیل نقشہ سے سمجھا جا سکتا ہے:

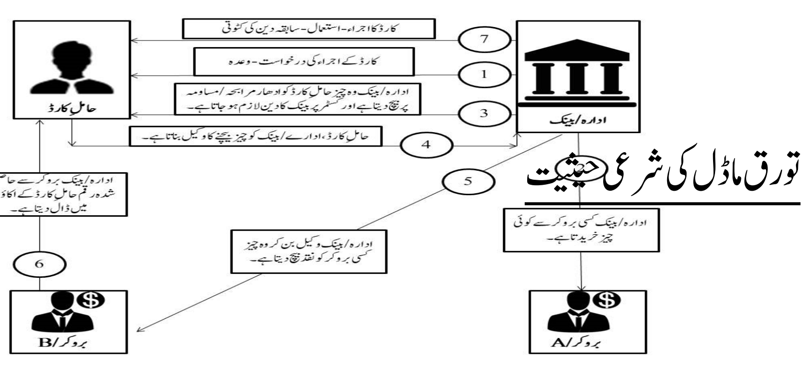

تورق ماڈل کی شرعی حیثیت

تورق ماڈل کی اس دوسری صورت پر کچھ شرعی اعتراضات پائے جاتے ہیں جن کو دور کرنا ممکن ہے، اس لیے یہاں پہلے ان اعتراضات کا تذکرہ کیا جائے گا، پھر ان کا ممکنہ حل پیش کیا جائے گا۔

1- مذکورہ صورت میں اندیشہ یہ ہے کہ تورق کا معاملہ محض صوری ہو سکتا ہے، حقیقی معاملہ نہیں ہوتا، کیونکہ حاملِ کارڈ کو چیز (asset) کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اسے عموماً معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اس کو کیا چیز بیچی جا رہی ہے؟ چیز اس کے ضمان اور رسک میں کب آ رہی ہے اور کب آگے کسی اور کے ضمان میں منتقل ہو رہی ہے؟ اگر یہ معاملہ صرف کاغذی کاروائی تک محدود ہے تو در حقیقت یہ قرض اور کارڈلمٹ کی تخلیق کے لیے اختیار کیا گیا ایک فرضی معاملہ ہو گا اور قرض پر سود کی وصولی کا ایک غیر مقبول حیلہ سمجھا جائے گا۔

2- دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اس صورت میں تورق منظم (Organized Tawarruq) پر عمل کیا جاتا ہے، کیونکہ بینک تورق کے معاملہ میں جو چیز (asset) حاملِ کارڈ کو بیچتا ہے پھر خود ہی اپنے اس کلائنٹ کا وکیل بن کر وہ چیز کسی تیسرے فریق (بروکر) پر بیچتا ہے۔ اس صورت میں بینک کا کسی جگہ سے چیز خریدنا، پھر وہ چیز حاملِ کارڈ کو ادھار بیچنا اور پھر خود ہی حاملِ کارڈ کا وکیل بن کر وہ چیز کسی تیسرے فریق کو کم قیمت میں بیچنا، یہ ساری کاروائی باقاعدہ پلاننگ وانتظام سے ہوتی ہے۔

تورق منظم کا مطلب یہ ہے کہ تورق کے معاملہ میں بائع اول (ادھار پر چیز بیچنے والا) خود ہی خریدار کا وکیل بن جاتا ہے اور اس چیز کو کسی اور پر بیچنے یا کسی اور کو بیع کا وکیل بنانے یا اس چیز کو بیچنے کی کوئی ترتیب بنانے کا معاہدہ واتفاق کرتا ہے یا اس بات کا عرف یہی ہو۔

تورق بذات خود ایک مختلف فیہ معاملہ ہے، لیکن تورق منظم کو اکثر اہلِ علم نے ربا کی ایک قسم قرار دے کر ناجائز لکھا ہے۔[19]

تورق منظم کے عدم جواز کی ایک وجہ یہ ہے کہ جب بائع خود ہی اس چیز کو بیچنے کا وکیل بن کر اس کی ترتیب بناتا ہے تو یہ معاملہ بیع عینہ کے مشابہ ہو جاتا ہے، جو کہ جائز نہیں ہے۔ دوسرا اس میں قبضہ کی شرائط پر عمل نہیں ہو پاتا، بلکہ بائع پہلے کسی کو ادھار چیز بیچ کر بغیر قبضہ کے اس کا وکیل بن کر آگے کسی اور پر بیچ دیتا ہے اور تیسری خرابی یہ ہے کہ ایسا معاملہ عموما صوری ہوتا ہے، حقیقی نہیں ہوتا اور صرف کاغذی معاملہ ہوتا ہے۔

3- تیسرا اعتراض یہ ہے کہ اس معاملہ میں ''بائع کو وکیل بنانا'' لازم آ رہا ہے، جو کہ درست نہیں ہے۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ کی اس صورت میں بینک کسی بروکر سے چیز خریدتا ہے اور پھر حاملِ کارڈ کو ادھار بیچتا ہے تو اس میں بینک بائع ہے اور حاملِ کارڈ مشتری ہے۔ پھر بینک، حاملِ کارڈ کا وکیل بن کر اس کی چیز کسی تیسرے شخص/بروکر کو بیچتا ہے تو اس میں بینک (بائع) ہی وکیل بن رہا ہے اور فقہاء نے لکھا ہے کہ بائع کو مشتری کا وکیل نہیں بنایا جا سکتا، یہ شرعاً جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں ''بیع قبل القبض'' کی خرابی لازم آتی ہے۔

معاییر شرعیہ میں تورق کے معاملہ میں بینک کو یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ خریدار کا وکیل بن کر چیز کسی کو بیچے، البتہ

اگر قانونی مجبوری ہو تو پھر خریدار کے حقیقی یا حکمی قبضہ کر لینے کے بعد بینک کو وکیل بنایا جا سکتا ہے۔[20]

شرعی اعتراض رفع کرنے کے لیے تجاویز

تورق کی بنیاد پر کریڈٹ کارڈ جاری کرنے کی جو دوسری صورت ذکر کی گئی ہے، اس میں کچھ تبدیلی کر کے اس کو شرعی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کا امکان موجود ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل نکات پر عمل کیا جا سکتا ہے:

1- تورق کا معاملہ حقیقی انداز میں کیا جائے، صوری معاملہ نہ ہو۔ تورق میں شامل ہونے والے تینوں فریق کو معاملہ کی نوعیت مکمل طور پر معلوم ہو، ہر فریق کو مبیع کی تفصیلات، قبضہ کی تفصیل اور کب چیز کس کے ضمان اور رسک میں ہو گی، یہ سب معلوم ہو۔ بینک جب حاملِ کارڈ کی درخواست پر چیز خریدے تو پہلے مرحلہ میں چیز بینک ہی کے ضمان میں ہو اور اس چیز کا نفع و نقصان بینک کا ہو، پھر جب بینک اپنے حاملِ کارڈ کو وہی چیز ادھار پر بیچتا ہے تو اس کے بعد وہ چیز حاملِ کارڈ کے ضمان میں ہو اور اس کا نفع و نقصان بھی اس پر ہو۔ جب یہ چیز کسی تیسرے فریق کو بیچ دی جائے تو حاملِ کارڈ کے ضمان سے خارج ہو اور یہ سب صرف کاغذی کاروائی نہ ہو، بلکہ حقیقت میں مکمل معاملہ کیا جائے۔

2- تورق منظم سے بچا جائے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل کام کرنا ضروری ہے:

الف- تورق منظم سے بچنے کے لیے ایک کام یہ کیا جائے کہ چیز بیچنے کے لیے بینک خود حاملِ کارڈ کا وکیل نہ بنے، نہ بینک کسی اور کو اس کام کا وکیل بنائے، بلکہ حاملِ کارڈ خود کسی کو وکیل بنا کر اس کے ذریعے اپنی چیز بیچ دے۔ اس کے لیے بینک اپنے کلائنٹ کے لیے کسی کمپنی یا ایجنٹ سے بات کر سکتا ہے۔ اس بات کی اجازت معاییر شرعیہ کے اندر دی گئی ہے۔

> "تجنب المؤسسات التوكيل عند بيع السلعة محل التورق،ولوكان التوكيل لغير من باع إليها السعلة والقيام بذلك من خلال أجهزتها الذاتية، ولامانع من الاستفادة من خدمات السماسرة"[21]
>
> (ادارہ کو تورق کا سامان فروخت کرتے وقت وکیل بنانے سے بچنا چاہیے، اگرچہ یہ وکالت فروخت کنندہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ہی ہو اور اس کے بجائے اپنے ذرائع کو استعمال کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں بروکر کی خدمات کا استعمال کرنا ممنوع نہیں ہے۔)

ب- تورق منظم سے بچنے کے لیے دوسرا کام یہ کیا جائے کہ بینک نے جس بروکر سے چیز خریدی ہے وہ اور حاملِ کارڈ کا وکیل (ایجنٹ) جس بروکر کو چیز بیچے گا وہ دو مختلف لوگ یا کمپنیاں ہوں، تاکہ اس سے بیع عینہ لازم نہ آئے۔

3- جہاں تک بائع کو وکیل بنانے والی خرابی کی بات ہے تو وہ بھی سابقہ نکتہ میں ختم ہو گئی، کیونکہ جب حاملِ کارڈ، بینک کو وکیل بنانے کے بجائے کسی اور فریق کو وکیل بنائے گا تو اس سے یہ خرابی لازم نہیں آئے گی۔

4- جب بینک کہیں سے یونٹس/چیز خرید کر حاملِ کارڈ کو ادھار بیچے گا تو اس معاملہ میں جہالت نہیں ہونی چاہیے، بلکہ قیمت کی وصولی کی مدت (مثلاً ایک ماہ) متعین ہونی چاہیے، جس سے حاملِ کارڈ پر ایک ماہ بعد قیمت کی ادائیگی لازم ہو جائے گی، تاہم ایک ماہ بعد (جب حاملِ کارڈ پر قیمت کی ادائیگی لازم ہو جائے) بینک کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ چاہے تو حاملِ کارڈ سے قیمت کا مطالبہ نہ کرے، بلکہ بینک مقررہ تاریخ پر مضاربہ اکاؤنٹ (کارڈ لمٹ) میں مکمل رقم ہونے کی صورت میں اپنے صوابدیدی اختیارات کے مطابق ادھار نفع کے مطالبہ کو مؤخر کر سکتا ہے، تاہم اگر وہ اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھتا تو بینک اس سے اپنے دین میں سے کچھ خاص مقدار کا مطالبہ کرے گا۔ اس سے اصل معاملہ کی مدتِ وصولی (اجل) میں جہالت لازم نہیں آئے گی اور بینک کا حاملِ کارڈ کے ذمہ لازم شدہ دین میں کمی آتی جائے گی۔

5- تورق سے حاصل ہونے والی رقم بینک اپنے کلائنٹ کے مضاربہ اکاؤنٹ میں ڈال سکتا ہے، جس کو کلائنٹ بذریعہ کارڈ استعمال بھی کر سکے گا اور اس پر کوئی نفع ہوا تو کلائنٹ اس میں بھی طے شدہ تناسب سے شریک ہو گا۔

سابقہ شرعی خرابیوں کو دور کر کے اس قسم کے کارڈ کی گنجائش ہو سکتی ہے، خواہ اسے کریڈٹ کارڈ کا نام دیا جائے یا ڈیبٹ کارڈ کا اور اس طرح جو کارڈ وجود میں آئے گا۔ اس کا ڈھانچہ یوں ہو گا: اس کو نقشہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

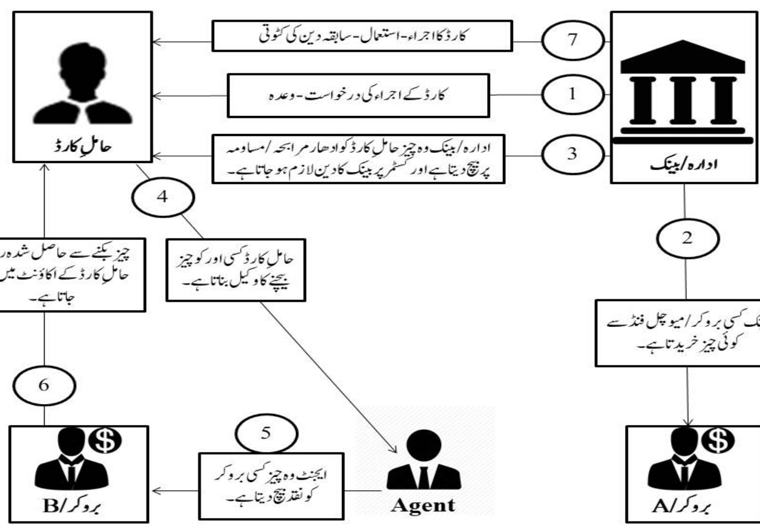

خلاصہ ونتائج

1- کریڈٹ کارڈز عصرِ حاضر کی ایک ضرورت بن چکی ہے اور بہت سارے معاملات یا صورتوں میں اس کے بغیر ادائیگی ممکن نہیں ہوتی یا محفوظ نہیں ہوتی، اس لیے اس کی شرعی حیثیت پر مکالمہ اور اس کے متبادل پر غور بھی ضروری ہے۔

2- کریڈٹ کارڈ میں چونکہ بینک اپنے کلائنٹ کی جگہ ادائیگی کرتا ہے اور اگر کلائنٹ ادائیگی میں تاخیر کرے تو اس پر اس سے سود وصول کیا جاتا ہے اور اس بات کا پہلے سے معاہدہ ہوتا ہے، اس لیے یہ سودی معاہدہ اور معاملہ جائز نہیں ہے۔

3- اہلِ علم نے کریڈٹ کارڈ کا شرعی متبادل ''تورق ماڈل'' کے نام سے جاری کر دیا ہے۔

4- تورق کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے کوئی چیز ادھار زیادہ قیمت پر خرید کر کسی تیسرے شخص کو نقد کم قیمت پر بیچ دی جائے اور رقم حاصل کر کے اپنے استعمال میں لائی جائے۔ یہ بیع عینہ (جو کہ اکثر اہلِ علم کے ہاں ناجائز ہے) سے مختلف ہے اور کئی اہلِ علم کے ہاں یہ جائز ہے۔

5- تورق ماڈل پر کریڈٹ کارڈ کے اجراء کی پہلی صورت یہ ہے کہ پہلے کارڈ جاری کیا جائے اور کلائنٹ وقت پر ادائیگی نہ کر سکے تو اس کے ساتھ تورق کا معاملہ کر کے اس کے قرض کو ایڈجسٹ کر لیا جائے۔

اس صورت میں کئی شرعی خرابیاں ہیں، جیسے قلب الدین کہ ایک دین کو ایڈجسٹ کر کے اس کی جگہ زیادہ بڑا دین اور مزید مہلت دے دینا اور غیر حقیقی معاملہ کا ہونا وغیرہ، اس لیے اہلِ علم نے اس صورت کو ناجائز قرار دیا ہے۔

6- تورق ماڈل کی دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے تورق کا معاملہ کر کے کلائنٹ کے اکاؤنٹ میں لمٹ کے لیے رقم ڈالی جائے اور پھر اس کے لیے کارڈ جاری کیا جائے۔

اس صورت میں اگر تورق کا معاملہ حقیقی معنوں میں کیا جائے، تورق منظم سے بچا جائے، معاملہ کی مدت میں جہالت بھی نہ ہو تو کریڈٹ کارڈ کی جوازی صورت بن سکتی ہے، لیکن اس کاروائی کی مکمل نگرانی بہت ضروری ہے تاکہ خلاف شرعی امر سے بچا جا سکے۔

حواشی و حوالہ جات

---

1. Noor and Azli, A Review of Islamic Credit Card Using BAY'AL-'INAH and TAWARRUQ instrument as adopted by some Malaysian Financial Institutions(International Journal of Monetary, Economics and Finance) 2009, Vol. 2, Issue 3/4

2۔ منصور بن یونس بہوتی، کشاف القناع عن متن الإقناع، بیروت: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ، جلد ۳، ص۔ ۱۸۶

3۔ وہبہ الزحیلی، الفقہ الإسلامی وادلتہ، بیروت: دار الفکر، ۲۰۰۹ء، جلد ۵، ص۔ ۱۴۳

4۔ ابن عابدین الشامی، محمد امین بن عمر، رد المحتار، بیروت: دار الفکر ۱۴۱۲ھ، جلد ۵، ص۔ ۲۷۳

5۔ لجنۃ العلماء، المعاییر الشرعیۃ، الریاض: دار المیمان للنشر والتوزیع، ۲۰۲۲ء، المعیار: ۳۰، ص: ۲۰۵

6۔ مفتی تقی عثمانی نے اپنی کتاب "بحوث في قضايا فقهية معاصرة" میں اس موضوع پر تحقیق کی ہے، جس کا حاصل یہی ہے کہ جو ہم نے ذکر کر دیا ہے، تفصیل کے لیے اس کی طرف مراجعت کی جائے۔

7۔ محمد بن عبد الواحد السیواسی، کمال الدین ابن الھمام الحنفي، فتح القدیر علی الھدایۃ، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۲۰۰۱ء، جلد ۱۶، ص۔ ۲۲۱

8۔ علی بن محمد، علاء الدین ابی الحسن، الدمشقی الحنبلی، الاختیارات العلمیۃ لشیخ الاسلام رحمہ اللہ، قاھرۃ: دار ابن الجوزی، ۱۴۳۶ھ، ص۔ ۱۱۳

9. Oxford, Dictionary of Finance and Banking, Oxford: Oxford University Press, 2008, p. 107

10۔ المعاییر الشرعیۃ، معیار نمبر: ۲، (بطاقۃ الحسم وبطاقۃ الائتمان) ص۔ ۷۹

11۔ حافظ ابو بکر غالب، بن عبد الرحمن، ابن عطیۃ الاندلسی، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۲ھ، جلد ۲، ص۔ ۴۷۸

12۔ لجنۃ العلماء، قرارات وتوصیات مجمع الفقہ الإسلامی الدولی، جدہ: مجمع الفقہ الإسلامی الدولی، ۲۰۲۰ء، ص: ۱۸۷، قرار رقم: ۱۰۸، بشأن موضوع بطاقات الائتمان غیر المغطاۃ

13۔ ریاض بن راشد، التورق المصرفی، قطر: ادارۃ الشؤون الإسلامیۃ، ۲۰۱۳ء، ص۔ ۱۶ (اس کی کچھ تفصیل اس ویب سائٹ پر بھی موجود ہے: www.alahli.com)

14۔ محمد بن حسن الشیبانی، الحجۃ علی اہل المدینۃ، بیروت: عالم الکتب، ۱۴۰۳ھ، جلد ۲، ص۔ ۶۹۴

15۔ مالک بن انس، مؤطا مالک، ابوظبی: مؤسسۃ زاید بن سلطان آل نہیان، ۱۴۲۵ھ، جلد ۴، ص۔ ۹۷۲

16۔ احمد بن عبد الحلیم، تقی الدین ابو العباس، ابن تیمیۃ الحرانی، مجموع الفتاوی (دار الوفاء ۱۴۲۶ھ، جلد ۲۹، ص۔ ۴۱۸، وعبد الرحمن بن محمد الحنبلی النجدی، حاشیۃ الروض المربع، ریاض: مکتبۃ الرشد، ۲۰۱۸ء، جلد ۴، ص۔ ۵۲۳

17۔ المعاییر الشرعیۃ، معیار نمبر: ۶۱، ص۔ ۱۷۷۱

18. Noor and Azli, A Review of Islamic Credit Card Using BAY'AL-'INAH and TAWARRUQ instrument as adopted by some Malaysian Financial Institutions (International Journal of Monetary, Economics and Finance) 2009, Vol, 2, Issue 3/4

19۔ لجنۃ العلماء، قرارات وتوصیات مجمع الفقہ الِاسلامی الدولی، قرارداد نمبر: ۱۷۹، جلد ۵، ص۔۱۹، بشأن التورق: حقیقتہ، أنواعہ

20۔ المعاییر الشرعیۃ، معیار نمبر: ۳۰، التورق

21۔ نفسِ مصدر